REGD No P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالک غیر
۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۱۱ | ۱۲ ر شہادت ۱۳۴۱ ہش - ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ ۱۲ ر اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ر اپریل بوقت ۹ بجے - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مورخہ میں شائع شدہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے کل حضور سیر کیلئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۰ر اپریل کل مورخہ ۹ر اپریل بروز جمعرات محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بڑی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی تقریب شادی ہمراہ شاہد احمد خان صاحب پاشا ابن حضرت نواب عبداللہ خان صاحب مرحوم عمل میں آئی۔ ۱۴ر اپریل کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے کرہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نکاح کا اعلان کیا تھا۔ شادی کی مبارک تقریب جو دو بجے دوپہر کو عمل میں آئی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر سرکردہ احباب جماعت نے شرکت کی۔ چار بج کر دس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ موٹر کار تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

قادیان ۱۱ر اپریل - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے عیسائیت کا زبردست مقابلہ کرکے وہاں پانسہ پلٹ کر رکھدیا ہے

حق اب وہاں غالب آکر رہے گا اور باطل بہرحال شکست کھائیگا

سیرالیون کے ابوبکر بگبے کمارا اور ڈنمارک کے بشیر حسین ٹوبی کی ایمان افروز تقاریر

"مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے عیسائیت کا زبردست مقابلہ کرکے وہاں اسلام کے حق میں پانسہ پلٹ کر رکھدیا ہے پہلے ان ہمارے علاقہ پر عیسائیت غالب تھی۔ لیکن اب اسلام کو دن بدن سربلندی حاصل ہو رہی ہے اور لوگ زیادہ سے زیادہ اسلام کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں"

یہ ہیں وہ الفاظ جو سیرالیون کے ممتاز رہنما اور وہاں کی جماعت احمدیہ کے مخلص و سرگرم رکن جناب ابوبکر بگبے کمارا نے دارالضیافۃ ربوہ میں منعقدہ ایک جلسہ عام کو خطاب کیا۔ جناب ابوبکر بگبے کمارا ایکس سروس مینز کے سربراہوں کی عالمی کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد اپنے ایک لائبیرین عیسائی دوست مسٹر جینٹ این ووکی معیت میں ایک روز کے لئے مورخہ ۳۰ر مارچ کو بنگاک سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ ادھر ڈنمارک کے ہمارے نومسلم بھائی مسٹر بشیر حسین ٹوبی بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرکز سلسلہ کی زیارت سے شرف یاب ہونے کی غرض سے حال ہی میں ڈنمارک سے ربوہ پہنچے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ان دونوں معزز مہمانوں کی خدمت میں انگریزی میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں ان کی مرکز سلسلہ میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی آمد کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان قرار دیا اور واضح کیا گیا کہ غلبہ اسلام کے خدائی وعدے پورے ہو رہے ہیں اور اسلام کیا افریقہ کیا یورپ اور کیا ایشیا، دنیا کے کونے کونے میں غالب آکر رہے گا

مغربی افریقہ میں کامیاب تبلیغ اسلام

ایڈریس کے جواب میں ہر دو معزز مہمانوں نے انگریزی میں ایمان افروز تقاریر کیں چنانچہ جناب ابوبکر بگبے کمارا نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ جن کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کا شکر ادا کرسکوں کہ جو اس نے میری ایک دلی خواہش اور تمنا کو پورا کر کے مجھ پر یہ فرمایا ہے اول دن سے ہی جبکہ آج سے آٹھ ماہ پہلے مجھے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی میرے دل میں یہ تڑپ تھی کہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کروں سو الحمد للہ آج میری یہ خواہش پوری ہوگئی یہی وجہ ہے کہ میرا دل خوشی اور جذبات تشکر سے لبریز ہے اور اس قدر لبریز ہے کہ میرے لئے قلبی مسرت اور جذبات تشکر کو الفاظ میں ادا کرنا ممکن نہیں ہے"

یہ ہزار ہا میل کا فاصلہ طے کرکے سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ لوگوں کے لئے سلام کا تحفہ اور خیرسگالی کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ سیرالیون میں احمدیت مولانا نذیر احمد صاحب علی کی مجاہدانہ کوششوں سے ۱۹۳۷ء میں پہنچی۔ ان کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری وہاں تشریف لے گئے اور انہوں نے وہاں اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ان کے بعد بعض اور مبلغین بھی وہاں پہنچے اور انہوں نے اسلام کو اس سرزمین میں سربلند کرنے کی کوشش کی یہ کوششیں بار بار آور ہیں اور ان کے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں ان سب احمدی مجاہدین کے لئے عزت و احترام کا بے پناہ جذبہ موجود ہے جنہوں نے ہمیں اسلام کی حقیقی روح اور اس کی بے مثال ولازوال تعلیم سے آگاہ کیا ہے اور اس راہ میں اپنی زندگیاں لگا کر ایک عمدہ مثال قائم کر دکھائی ہے۔ مجھے خود ان احمدی مبلغین کے ذریعہ ہی آج سے آٹھ ماہ قبل احمدیت کی دولت ملی ہے میرے احمدی ہونے کا باعث یہی ہے کہ فی الحقیقت احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور انسان کو حقیقی روحانی زندگی سے ہمکنار کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

میں یہاں اپنے ایک عیسائی دوست مسٹر ووکی (آف لائبیریا) کے ساتھ آیا ہوں ہم دونوں سیرالیون اور لائبیریا کی ایکس سروس مینز ایسوسی ایشن کے رہنماؤں میں سے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرے ساتھی یہاں ... کے متعلق بہت نیک اثرات لے کر واپس جائیں گے اور اپنے تاثرات سے اپنے دوسرے ہم وطنوں کو بھی آگاہ کریں گے۔ میری دلی خواہش ہے کہ ان کا ربوہ آنا ان کو اسلام کے قریب تر لانے کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو۔

اب میں سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے خوشکن نتائج پر خوشکن روشنی ڈالتا ہوں۔ سیرالیون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت دن بدن ترقی کر رہی اور اس کی طاقت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ آج سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

جلسہ ہائے سیرت پیشوایان مذاہب

بتاریخ ۲۹ر اپریل ۱۹۶۲ء

حسب سابق اس سال یوم پیشوایانِ مذاہب اپنی روایات کے مطابق منایا جارہا ہے جس کے لئے ۲۹ر اپریل ۱۹۶۲ء کا دن مقرر کیا جاچکا ہے۔ جملہ پریذیڈنٹ صاحبان سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ اس موقعہ پر وہ اپنی اپنی جماعت میں اس دن کو پوری شان کے ساتھ منائیں۔ اور پیشوایان کی سیرت و سوانح کو صحیح رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اور کوشش کریں کہ ہر مذہب و ملت کے دوست اس مشترکہ سٹیج سے اپنے اپنے پیشوا کی سیرت و سوانح بیان کرکے ان کی عزت و احترام کو دنیا میں قائم کریں۔

بعد انعقاد جلسہ اپنے یہاں کی مساعی کی رپورٹ مرکز کو دفتر میں روانہ کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مکتبہ صلاح الدین الیم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہالینڈ میں عید الفطر کی نہایت کامیاب تقریب

ہالینڈ کے مسلم اور غیر مسلم اصحاب کے علاوہ شام ٹرکی سعودی عرب مصر انڈونیشیا اور ہندوستان کے مسلمانوں کی شرکت

از مکرم صلاح الدین خان صاحب مبلغ اسلام مقیم ہیگ (ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھی مسجد احمدیہ ہیگ میں عید الفطر کی تقریب بڑی شان اور اہتمام سے منائی گئی۔ ہالینڈ کی موجودہ فضا میں جہاں بطور حسب معمول زندگی ہے مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد نے رمضان المبارک کے روزے پورے کئے۔ یہ عید کی صبح ان کے لئے مسرت کا پیغام لائی۔ اور انہوں نے سرزمین ہالینڈ کے اطراف و جوانب سے احمدیہ مسجد ہیگ میں نماز عید کے لئے جمع ہو کر اسلامی اخوت کا نظارہ پیش کیا۔

صبح ساڑھے دس بجے نماز عید کا وقت مقرر تھا لیکن دس بجے ہی لوگ جوق در جوق آنے شروع ہو گئے۔ نمازیوں میں ہالینڈ کے علاوہ تونس۔ شام۔ ٹرکی۔ اردن۔ سعودی عرب۔ انگلستان۔ اسرائیل۔ الجیریا۔ متحدہ عرب جمہوریہ۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ انڈونیشیا وغیرہ ملکوں کے مسلمانوں کی شرکت نے ایک عجیب ایمان افروز منظر پیدا کر دیا تھا۔ نماز شروع ہونے سے ۲۰ منٹ قبل سعودی عرب شام کے مسلمان مسجد میں جا کر پہلی صف میں پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے۔ اور پھر سب نے مل کر ایک آواز میں ترنم کے ساتھ تکبیر اور درود کا ورد شروع کر دیا۔ اگربتیوں کی خوشبو سے معطر فضا میں عربی کلمات حمد و درود و دعا کی گونج نے سارے ماحول میں ایک جذب و محویت کا عالم پیدا کر دیا۔ مسجد سے باہر بیسیوں غیر مسلم ڈچ مرد زن خاموشی سے کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں مسجد بالکل بھر گئی۔ اگلی صفوں میں مرد اور آخری صف میں ڈچ، انڈونیشین اور سورینام کی عورتیں بیٹھی تھیں۔ نماز شروع ہونے سے قبل مسجد نمازیوں سے اتنی پُر ہو گئی کہ بہت سے بھائیوں کو مسجد سے باہر کھڑا رہنا پڑا۔

ساڑھے دس بجے امام مسجد ہالینڈ جناب حافظ قدرت اللہ صاحب محراب میں تشریف لائے اور حاضرین سے مخاطب ہو کر نماز عید کے بارہ میں مختصراً کچھ روشنی ڈالی۔ اس کے بعد آپ قبلہ رو کھڑے ہوئے۔ ان کے پیچھے مختلف ملکوں کے مسلمان ... سے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے تھے۔ اور تکبیر کی صدا سے مسجد کی فضا گونج اٹھی۔

مسجد کے دونوں گوشوں پر کھڑے پریس فوٹوگرافر خدا کے آستانہ پر جھکتے ہوئے مسلمانوں کی تصاویر لیتے رہے۔ عجیب رنگ تھا۔ کس کس دیس کے لوگ آج یہاں جمع تھے۔ کہاں مشرق اور کہاں مغرب مگر آج یہ مسجد سب کا سنگم تھی۔

نماز عید کی ادائیگی کے بعد مکرم حافظ صاحب نے عید کا خطبہ پڑھا۔ پہلے ڈچ میں۔ پھر اختصاراً انگریزی میں۔ پریس فوٹوگرافروں نے اس موقعہ کی بھی متعدد تصاویر لیں۔ خطبہ میں آپ نے عید الفطر اور رمضان کے روزوں کی فلاسفی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ گو روزوں کا حکم تقریباً سارے مذاہب میں کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہلال رمضان کے نمودار ہوتے ہی اسلامی دنیا میں جو یک رنگی اور یکجہتی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ ہر قوم و ملک کے مسلمانوں پر خواہ امیر ہوں یا غریب یہ حکم یکساں طور پر عائد ہوتا ہے۔ (سوائے ان کے جو معذور ہوں) اور اس طرح اتحاد و مساوات۔ غریب بھائیوں سے ہمدردی اور اخوت کے جذبات اجاگر ہوتے ہیں۔ اسلامی روزہ شکرگذاری ذرائع روحانی ترقی تقویٰ اور نیکی کے حصول کا ایک عمدہ سبق سکھلاتا ہے۔ مسلسل ایک ماہ تک تقویٰ اور پرہیزگاری کی عادت ڈال کر دل کو پاک و صاف کر کے سب مسلمان عید کے دن ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اور اس طرح اتحاد و مساوات اور اخوت و محبت ترقی کرتی ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کے حالات اور مشکلات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اور باہمی تعاون و ہمدردی کا جذبہ ... ہے۔

خطبہ عید کے بعد مسنون طریق پر دعا کے ساتھ جب یہ تقریب ختم ہوئی تو سب مسلمان بھائی نگاہوں میں مسکراہٹ بھر کر عید مبارک کہتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور بغلگیر ہوتے۔ عید ملنے کا یہ رنگ اپنے ملک میں تو دیکھا تھا۔ لیکن ایک مغربی ملک میں بھی اخوت کا یہی رنگ ہوگا۔ اور وہ اس طرح گلے ملیں گے جیسے بچھڑے ہوئے دوست عرصہ کے بعد ملے ہوں۔ ایسا گمان ہی نہ تھا مگر یہ سماں بھی خدا نے یہاں پر اسلام اور احمدیت کی برکت سے پیدا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عید کی تقریب میں ہالینڈ اور مختلف ممالک کے مسلمانوں کے علاوہ بہت سے غیر مسلم ڈچ معززین نے بھی شرکت کی الگ رہے جنہیں تو صرف پریس کے نمائندے ہی تھے۔ خوب گہما گہمی رہی۔ میٹنگ روم۔ انٹرنس ہال نیز اوپر کی منزل پر بھی لوگ موجود تھے۔

نماز عید کے بعد کافی اور چائے کا انتظام تھا۔ ہاتھوں میں کافی کی پیالیاں اٹھائے ہوئے وہ آپس میں مل رہے تھے۔ اسلامی لٹریچر دیکھا جا رہا تھا۔ اس موقعہ پر کئی احباب نے ڈچ قرآن مجید اور دیگر لٹریچر خریدا۔

۱ بجے کے بعد دوپہر احباب کی خدمت میں مشن کی طرف سے ایک دعوت طعام دی گئی۔ اس دعوت میں پاکستانی کھانا تیار کیا گیا۔ یعنی پلاؤ، زردہ، قورمہ جیسا کہ ہمارے یہاں عید کے موقعہ پر عموماً ہوتا ہے۔ مشرقی لوگوں کے لئے تو یہ پسندیدہ کھانا تھا ہی لیکن ڈچ احباب نے بھی اسے بڑے شوق سے کھایا۔ ایک ڈچ اخبار نویس نے پوچھا "یہ کھانا تو بہت لذیذ ہے۔ کیا یہ پاکستانی کھانا ہے"۔

طعام کے بعد مشن میں ہمارے ایک ڈچ نومسلم کی شادی کی تقریب تھی۔ دعوت سے فراغت کے بعد امام مسجد ہالینڈ محترم حافظ صاحب نے ڈچ نومسلم دوست کا نکاح پڑھا۔ دعا کے بعد خوشی خوشی احباب رخصت ہوئے۔

ساڑھے چار بجے ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے دس بارہ طلباء نے جو خاص طور پر عید کی تقریب کیلئے آئے تھے۔ اسلام کے متعلق تبادلہ خیالات کے لئے خاص طور پر وقت لیا۔ چنانچہ محترم امام صاحب ۶ بجے تک ان سے تبادلہ خیالات میں مصروف رہے اور ان کے سوالات کا جواب دیتے رہے۔ عید کے دوسرے روز سرینام کے مسلم طلباء نے جو ہیگ میں رہتے ہیں عید کے ضمن میں اپنا ایک عجیب پروگرام مرتب کیا اور اس موقعہ پر مکرم جناب حافظ صاحب سے درخواست کی کہ وہ اس پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے عید اور روزوں کی فلاسفی پر اظہار خیال فرمائیں۔ چنانچہ مکرم حافظ صاحب نے اس موقعہ پر ایک مختصر سی تقریر کی اور بعدہٗ ہالینڈ مشن کی بعض سلائیڈز بھی دکھائیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ عید کے موقعہ پر ہمارے ڈچ بہن بھائیوں نے عملی رنگ میں نہایت اچھا تعاون کیا اور عید کیلئے کھانے کی تیاری، صفائی اور دیگر امور میں خاص طور پر مدد کی۔ محترمہ بیگم مکرم حافظ صاحب کی مسلسل اور انتھک کوششیں جو عید کے ضمن میں انہوں نے سرانجام دیں خاص طور پر قابل قدر اور قابل شکریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسکی بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

مختصر یہ کہ ہالینڈ میں ہماری عید الفطر کی تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ گو آج عید کا روز تھا لیکن اور دیگر کاروبار کا دن ہے سکول دفاتر کالج سب کھلے تھے۔ کئی احباب فون پر چھٹی نہ ہونے کی وجہ سے معذرت کر رہے تھے یہ امید نہیں تھی کہ اچھی رونق ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ چھٹی کا دن نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں کے علاوہ بہت غیر مسلم احباب بھی تشریف لائے اور بفضل تعالیٰ بہت گہما گہمی اور رونق رہی۔

ملک کے متعدد اخباروں میں مسجد احمدیہ ہیگ میں عید الفطر کی تقریب کی خبر قابل تعریف رنگ میں شائع ہوئی۔ ایمسٹرڈم کے اخبار ٹیلیگراف نے جو سارے ملک میں جاتا ہے دوسرے صفحہ پر ایک نمایاں جگہ پر عید کی خبر شائع کی ہے۔ کئی اخبارات میں اس تقریب کی شاندار رنگ میں تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ یہاں کے سب سے بڑے کیتھولک اخبار نے چار کالم کی سرخی دیکر نیچے تین تصاویر دیکر تفصیل سے خبر دی۔ ہیگ کے اہم اخبارات نے دو دن عید کی خبر شائع کی۔ پہلے دن خبر دوسرے دن خوبصورت تصاویر۔ اسی طرح ایمسٹرڈم اور روٹرڈم وغیرہ کے اخبارات میں بھی فوٹو اور تفصیل خبر شائع ہوئی۔ ابھی بعض اخبارات کے تراشے موصول ہو رہے ہیں ۔۔۔

---

۲۳ مارچ

یوم تاسیس سلسلہ احمدیہ

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

مبارک یہ مہینہ ہے کہ جس میں ابن فارس نے
ثریا سے متاع عرفان و ایمان لاکے یاں رکھدی

جو لائے حوض کوثر سے تو ہم سے تشنہ کاموں نے
بشور شوق سے کانٹوں بھری اپنی زباں رکھدی

نیاز و عجز کی پونجی تھی اپنے پاس جتنی بھی
بصد اخلاص آگے بڑھکے پیش دلستاں رکھدی

نئی بوتل نئے یاران محفل کھولی ساقی نے
تقاضا ہے کہ دل کا کل والی کہاں رکھدی

مسیحائے محمدؐ کے پسر موعود نے اکمل
فروزاں کر کے شمع دین بہر ضو فشاں رکھدی

تمہاری کامیابی کیلئے سب سے اہم چیز تقویٰ اور صرف تقویٰ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نمائندگان جماعت سے ایک اہم خطاب

فرمودہ ۱۲ راپریل ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ راپریل ۱۹۴۶ء کو مجلس مشاورت پر قادیان تشریف لانے والے نمائندگان سے خطاب فرماتے ہوئے جماعت کو اہم امور کی طرف توجہ دلائی تھی جن پر عمل پیرا ہونا جماعت کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اور اب الفضل میں قسط وار شائع ہونے لگی ہے جس کی پہلی قسط افادہ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کی جاتی ہے:۔

حضور نے فرمایا:۔

اب چونکہ شوریٰ کی کارروائی ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے میں الوداعی طور پر دوستوں سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ یہ امر یاد رکھو کہ دینی کام ہوں یا دنیوی وہ

تقویٰ اور صلاحیت کی روح

پر ہی چل سکتے ہیں۔ پس ہمیں قواعد اور ضوابط سے زیادہ تقویٰ اور صلاحیت کی روح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ کچھ اشعار لکھ رہے تھے کہ آپ نے ایک شعر کا پہلا مصرع یہ لکھا کہ ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

اس پر معاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا دوسرا مصرع آپ پر الہاماً نازل ہوا کہ ؎

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس جب تک تم میں تقویٰ باقی رہے گا تمہیں کوئی زوال نہیں آسکتا۔ قواعد چاہے غلط ہوں یا صحیح ہوں۔ درست ہوں یا نادرست ہوں۔ تمہیں تمام مشکلات اور مصائب میں سے تقویٰ نکال کر لے جائے گا لیکن جب تقویٰ باقی نہ رہے تو قوانین اور ضوابط کچھ بھی نہیں کر سکتے حجت اور دلیل بازی تو انسان کو اس حد تک لے جاتی ہے۔ کہ کہنے والوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ موسیٰؑ کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ ابراہیم ایک خیالی وجود ہے کرشن اور رام چندر قصوں اور کہانیوں کے ہیرو ہیں عیسیٰؑ کی ذات محض ایک واہمہ ہے بلکہ کہنے والوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ کائنات کا وجود محض ایک خیال اور وہم ہے اور تمام دنیا صرف وہموں کا شکار ہو رہی ہے پس اگر ہم خیالات پر چلیں تقویٰ اور صلاحیت کی روح اُڑ جائے تو انسان کا واہمہ اسے کہیں کا کہیں لے جاتا ہے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اپنے ایک عزیز کے متعلق سنایا کرتے تھے کہ انہیں ایک دفعہ پیٹ میں تکلیف ہوئی اور وہ میرے پاس مشورہ کے لئے آئے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ ذرا لیٹ جائیں تاکہ میں ٹٹول کر اندازہ لگا سکوں کہ درد کس مقام پر ہے وہ لیٹ گئے۔ اور میں نے انگلیوں سے اُن کے پیٹ کو دبایا یہ دیکھنے کے لئے کہ اُن کے جگر کی کیا کیفیت ہے معدہ اور امعاء کا کیا حال ہے۔ مگر ابھی میں نے دبایا ہی تھا کہ وہ ہائے ہائے کر کے شور مچاتے ہوئے اٹھ بیٹھے اور کود کر پرے چلے گئے۔ میں نے کہا کیا ہوا۔ میں تو پیٹ دیکھنے لگا تھا اور آپ شور مچا کر بھاگ پڑے وہ کہنے لگے مولوی صاحب آپ نے تو غضب کر دیا۔ آپ کا دماغ بہت مضبوط ہے اور آپ کی

توجہ میں بھی بڑی طاقت ہے

اگر میرے پیٹ کو دباتے وقت آپ کی توجہ اس طرف مرکوز ہو جاتی کہ انگلیاں پیٹ میں گھس گئی ہیں تو کیسا غضب ہوتا میرا پیٹ پھٹ جاتا اور انتڑیاں باہر نکل آتیں۔ اب دیکھو انسان کا وہم اُسے کہاں سے کہاں لے جاتا ہے اُن کا وہم اس طرف چلا گیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ مضبوط دماغ کے آدمی ہیں اور ان کی توجہ بڑی زبردست ہے اگر پیٹ دباتے وقت ان کا خیال اُدھر چلا گیا کہ میری انگلیاں پیٹ میں گھس جائیں گی۔ اور میرا پیٹ پھٹ جائے گا۔ چنانچہ وہ فوراً شور مچاتے ہوئے الگ ہو گئے۔ تو

انسانی خیالات اور افکار

جب مقررہ حدود سے نکل جاتے ہیں تو اُس وقت وہ وہموں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے کسی کام میں بھی برکت نہیں رہتی وہ چیز جسے عام طور پر دنیا میں عقل عامہ کہا جاتا ہے۔ شریعت میں وہ اپنی مخصوص حیثیت کے لحاظ سے تقویٰ کہلاتی ہے۔ جب دنیوی معاملات میں وہ چیز جاتی رہے۔ جسے عقل عامہ کہتے ہیں یا شرعی امور میں انسان تقویٰ کے دائرہ سے نکل جائے تو کوئی قانون اُسے فائدہ نہیں پہنچا سکتا پس انسان کو ہمیشہ اپنے کاموں کی بنیاد تقویٰ پر رکھنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ اسے صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نماز میں جو ہم کو

اھدنا الصراط المستقیم کی دعا

سکھلائی گئی ہے۔ اس کے جہاں مختلف مواقع پر مختلف معانی ہوتے ہیں۔ وہاں اس کے ایک مستقل معنے بھی ہیں۔ ایک غیر مسلم کے لئے تو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا مجھے سچا مذہب دکھا دے اور ایک مسلمان کے لئے جبکہ اسلام بگڑ چکا ہے اھدنا الصراط المستقیم کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ اسلام کو دوبارہ دنیا میں قائم کر دے۔ گویا دعا کا ایک مفہوم صرف ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو مسلمان نہیں اور دوسرا مفہوم ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو مسلمانوں کے گھر میں اس وقت پیدا ہوں۔ جب اسلام میں تفرقہ اور شقاق پیدا ہو چکا ہو اور مسلمانوں میں روحانیت سے دوری واقع ہو چکی ہو مگر اھدنا الصراط المستقیم کے

ایک اور معنے بھی ہیں

جو ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور ہر انسان کے کام آسکتے ہیں اور وہ معنے یہ ہیں کہ خدا ہمیں اپنے کاموں میں تقویٰ سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم نفسی موشگافیوں اور خیالات اور اوہام یا ذاتی رنجشوں اور فسادات اور جھگڑوں کے پیچھے چل کر جماعت کے اندر فساد پیدا کرنے والے نہ ہوں گھروں کے اندر فساد پیدا کرنے والے نہ ہوں قبائل کے اندر فساد کرنے والے نہ ہوں نظام کے اندر فساد پیدا کرنے والے نہ ہوں اور یہ خطرہ ایسا ہے جس میں انسان ہر وقت گھرا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ پانچ نمازوں میں اور پھر ہر نماز کی ہر رکعت میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھلائی گئی ہے۔ چونکہ رات اور دن انسان نے ایسے کام کرنے تھے جو تقویٰ سے خالی ہونے کی وجہ سے لوگوں کے لئے تباہی کا باعث بن سکتے تھے اور چونکہ بعض دفعہ ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی انسان کو کہیں کا کہیں لے جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نماز میں اور نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا مانگنے کی ہدایت کی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم

پرانے زمانہ کا ایک واقعہ

مشہور ہے جس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بڑا زور دیا کرتے تھے اور بار بار اس واقعہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ میں تو سمجھتا ہوں شاید وہ کہانی ہی ہو مگر کہانیاں بھی بعض بڑے نکات کی طرف انسانی دماغ کو متوجہ کر دیا کرتی ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بغداد کی تباہی کا موجب ایک بہت ہی چھوٹی سی بات تھی۔ ایک دفعہ دو بدمعاش بازار میں گذرے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک دکان پر کباب بک رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کباب کھانے کو جی چاہتا ہے۔ مگر جیب میں کوئی پیسہ نہیں۔ کوئی ایسی ترکیب نکالیں جس سے مفت کباب کھا سکیں۔ دوسرے نے کہا اس میں کونسی مشکل بات ہے۔ آؤ ہم آپس میں لڑ پڑیں۔ میں تمہیں مارنے لگ جاتا ہوں تم مجھے مارنے لگ جاؤ۔ شور سن کر لوگ اکٹھے ہو جائیں گے کچھ میری طرف ہو جائیں گے اور کچھ تمہاری طرف جب اس طرح بہت سے لوگ آپس میں گتھم گتھا ہو جائیں گے تو ہم چپکے سے کھسک کر کباب والے کی دکان پر چلے جائیں گے اور کباب کھائیں گے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں سے

ایک شیعہ بن جائے اور دوسرا سنی ہو اور آپس میں لڑ پڑیں۔ اس

سکیم کے مطابق

وہ کباب والے کی دکان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ ایک نے دوسرے کا گلا پکڑ لیا کہ تم ابوبکرؓ اور عمرؓ کے متعلق یہ بات کرتے ہو۔ دوسرے نے کہا ہیں تم پنج تن کے متعلق ایسی بات کہتے ہو۔ جب دونوں آپس میں لڑنے لگے تو کچھ سنی آ گئے جنہوں نے سنی کی تائید شروع کر دی۔ کچھ شیعہ آ گئے جنہوں نے شیعہ کی تائید شروع کر دی اور آپس میں گالی گلوچ ہونے لگی گالی گلوچ سے بڑھتے بڑھتے ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ کباب والے نے یہ نظارہ دیکھا تو وہ بھی دوڑتا ہوا آیا اور اس لڑائی میں شامل ہو گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ

کباب کی دکان

خالی ہے تو وہ دونوں وہاں سے کھسکے اور انہوں نے آ کر کباب کھانے شروع کر دیئے۔ باقی لوگ تو پنج تن اور خلفاء کے لئے لڑتے رہے اور یہ ادھر کباب اڑاتے رہے۔ اس دوران میں ایک آدمی قتل ہو گیا اور اتفاق ایسا ہوا کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا وہ سنی تھا۔ بغداد میں سنیوں کا زور تھا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ ہمارا ایک سنی بھائی شیعوں نے مار ڈالا ہے تو انہوں نے شیعوں کو مارنا شروع کر دیا۔ وزیر اعظم شیعہ تھا اسے یہ خبر سنکر سخت دکھ ہوا۔ اور اس نے

ہلاکو خاں کو لکھا

کہ آپ بغداد پر حملہ کر دیں۔ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ ہلاکو خاں نے حملہ کر دیا اور ایسی خطرناک جنگ ہوئی کہ ۱۸ لاکھ مسلمان ایک ہفتہ کے اندر اندر مارا گیا اب دیکھو بغداد پر کتنی بڑی تباہی آئی مگر بات کیا تھی۔ بات صرف اتنی تھی کہ دو آدمیوں نے کہا ہم نے کباب کھانے ہیں آؤ کوئی ایسی تدبیر کریں۔ جس سے ہم مفت کھا سکیں۔ تو بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جن سے

دلوں میں لغزش

پیدا ہوتا ہے اور لغزش پھر خاندانوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ خاندانوں کا بعض محلوں میں محلوں کا بعض شہروں میں شہروں کا بعض علاقوں میں اور علاقوں کا بعض ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ اور کروڑوں کروڑ لوگ اس کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں یہ حالانکہ اپنی ابتدائی شکل میں اس قدر غیر اہم سی ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ کام کرنے والا بھی نہیں جانتا کہ میری اس حرکت کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ وہ ایک بات کو معمولی سمجھ کر بیٹھتا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکلتا ہے

اس مشکل سے نجات

حاصل کرنے کا یہی راستہ ہے کہ انسان پانچوں وقت گڑگڑا گڑگڑا کر اور عاجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم الٰہی میرا ہر قدم ایسا ہو سکتا ہے کہ میں ابلیس کا قائمقام بن جاؤں لیکن تیرے فضل سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں دنیا میں ابلیس کی جڑیں کاٹنے کا موجب ہو جاؤں اور ابلیسی حکومت کو دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹا دوں۔ الٰہی جب دونوں امکانات موجود ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ میں بادشاہی کے تخت پر بیٹھ کر ہی لوگوں کے لئے فتنہ کا موجب بنوں جیسے وہ بدمعاش جنہوں نے مفت کباب کھانے کا ارادہ کیا تھا۔ حکومت میں کوئی دخل نہیں رکھتے تھے بلکہ نہایت ہی ذلیل اور اوباش انسان تھے۔ ان کے فعل کی وجہ سے ایک اسلامی حکومت تباہ ہو گئی تو ضروری نہیں کہ کوئی بڑا انسان ہی ہو تو اس سے فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ بعض دفعہ

چھوٹے چھوٹے انسانوں کی حرکت

سے بھی بڑے سے بڑے خطرناک فسادات پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فتنے اور بڑے فتنے پیدا کرتے ہیں اور وہ بڑے فتنے پہلے سے بھی زیادہ بڑے فتنوں میں دنیا کو مبتلا کر دیتے ہیں۔ درحقیقت انسانی اعمال بالکل ایسا ہی رنگ رکھتا ہے جیسے بچپن میں ہم اینٹوں کی ایک کھیل کھیلا کرتے تھے۔ پچاس ساٹھ یا سو اینٹیں قریب قریب اتنے فاصلہ پر کھڑی کر دی جاتی تھیں کہ جب ایک اینٹ کو دھکا دیا جائے۔ تو وہ دوسری پر گرے اور دوسری تیسری پر اور تیسری چوتھی پر چنانچہ جب اینٹیں ایک قطار میں کھڑی کر لی جاتیں۔ تو ہم ایک اینٹ کو ہاتھ کی انگلی سے ہلکا سا دھکا دے دیتے۔ اس وقت ایک عجیب نظارہ نظر آتا کہ ٹک ٹک کر کے تمام اینٹیں ایک دوسری پر گرنی شروع ہو جاتیں اور کوئی ایک اینٹ بھی کھڑی نہ رہ سکتی۔ اسی طرح ایک انسان کی چھوٹی سی حرکت بعض دفعہ

بہت بڑی تباہی کا موجب

بن جاتی ہے۔ خواہ وہ حرکت ایک ادنیٰ کی طرف سے ہو یا بڑے انسان کی طرف سے بسا اوقات جو حرکت ادنیٰ سے پیدا شدہ حرکت بادشاہوں تک چلی جاتی ہے اور بادشاہوں کی حرکت بین الاقوامی جنگوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں انسان یہی عرض کرتا ہے کہ الٰہی میں چھوٹا ہوں ذلیل ہوں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا مگر پھر بھی ہو سکتا ہے کہ میرے ذریعہ کوئی ایسا فساد ہو۔ جس سے

ساری دنیا تباہ

ہو جائے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں کسی ایسی نیکی کی بنیاد رکھوں جو ساری دنیا کو درست کر دے۔ اس لئے اے خدا تجھ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے ایسے راستہ پر چلا جس کے نتیجہ میں میرے ذریعہ سے دنیا میں نیکیوں کی بنیاد قائم ہو۔ بدیوں کی بنیادیں قائم نہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے ادنیٰ سے ادنیٰ انسان سے بھی ایسے کام ہو سکتے ہیں جن سے دنیا تباہ ہو جائے۔ اور ایسے کام بھی ہو سکتے ہیں جن سے دنیا سنور جائے۔

ہم ایک ایسے مقام پر ہیں

کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا کی آئندہ روحانی تبدیلی ہماری تبدیلی سے وابستہ ہے۔ جس قدر ایمان کی مضبوطی ہمارے دلوں میں ہوگی۔ جس قدر تقویٰ ہمارے دلوں میں قائم ہوگا دنیا اس کے پرتو اور عکس کو قبول کرے گی اس لئے ہمیں بہت زیادہ فکر اور اندیشہ سے اپنی دعاؤں میں اور اپنی نمازوں میں اور اپنے اذکار میں خدا تعالیٰ سے تقویٰ مانگنا چاہیئے اور خود بھی اپنے اندر تقویٰ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو شخص مانگتا ہے مگر خود اس کے حصول کے لئے کوشش نہیں کرتا وہ فریبی ہے اور اگر وہ مانگنے میں سچا ہو تو خود بھی اپنے نفس میں اس کو قائم کرنے کی کوشش کرتا۔

(باقی)

(الفضل ۳ ۴/۶۲)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نابل یادگیری کو دو ماہ سے تپ عارضہ کی شکایت ہے ہنوز طبیعت بحال نہیں ہوئی (۲) مکرم حکیم ابراہیم عبداللہ صاحب ۲۲ ہو صاحب آف وینگرل ضلع رتناگری کی نظر کی امداد سے بصارت تقریباً زائل ہو چکی ہے زیر علاج ہیں ان دونوں کی کامل عاجل شفا یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ حکیم محمد دین مبلغ

مبارکبادی بتقریب شادی خانہ آبادی

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایم اے کی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ کی شادی خانہ آبادی ہمراہ شاہد احمد خاں صاحب پاشا ابن حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے موقعہ پر محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے مبارکبادی پر مشتمل یہ نظم تحریر فرمائی۔ حضرت موصوف نے سلاً اشاعت کی غرض سے ارسال فرمائی ہے جسے ذیل میں شکریہ اور دعا کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مبارک یہ تزویج یارب مبارک
دعائے بزرگان و اصحاب احمد
مبارک جوڑا خدا نے جو جوڑا
صداقت کی باتیں نافت کی راتیں
بڑھیں جیسے باغوں میں شمشاد بڑھتے
خدا بادہ حسن حافظ خدا یا د ناصر

یہ ذوحسن اللہ ما رب مبارک
مقاصد مبارک مطالب مبارک
مبارک ہو ہر روز ہر شب مبارک
یہ مسلک مبارک یہ مشرب مبارک
یہ فرمودہ جس کا ہے وہ لب مبارک
مقام اُن کا محمود منصب مبارک

وہ ربّ شکور اپنا۔ شاہد ہوا اکمل!
دعائے محبانِ اقرب مبارک

حقیقی یکجہتی اور اس کا حقیقی ذریعہ

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ۔ قادیان

ہندوستان میں کچھ دنوں سے یکجہتی پیدا کرنے کے لئے بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے قومی تہواروں کو مشترکہ طور پر منانے کے لئے سکیمیں بنائی جا رہی ہیں۔ چنانچہ عیدالفطر کے موقع پر کسی قدر اس کا مظاہرہ بھی کیا گیا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ملک کی سلامتی اور اس میں امن کے قیام کے لئے اسے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ملکی امور اور مسائل کو چلانے کے لئے اتحاد ضروری ہے اور یگانگت۔ محبت و اخوت لازمی ہے مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب اس کی بنیاد صحیح لائنوں پر رکھی جائے۔

اسلام چونکہ تمام دنیا کے جملہ پیش آمدہ مسائل کا حل ہے اس لئے اس نے آج سے چودہ سو سال قبل یکجہتی کی طرف نہ صرف دعوت دی بلکہ اس کے بعد اس کے قیام کا صحیح ذریعہ بھی بتایا ہے۔ چنانچہ اس نے قرآن کریم کے شروع میں ہی دینی و دنیوی بہبودی اور کامیابی کے جو زریں اصول بتائے ہیں ان میں حقیقی اتحاد۔ یکجہتی یگانگت۔ اخوت و محبت کے پیدا کرنے کے لئے یہ اصول بنایا ہے کہ نقصان سے بچنے اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جملہ اقوام کی طرف آنے والے الٰہی کلام اور پیغامبروں کو مانا جائے اور ان کا کما حقہٗ احترام کیا جائے اس کے بغیر یہ مقصد حاصل ہونا دشوار ہے۔ اسلام نے اس اصول پر بڑا زور دیا ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کو اس کا پابند ٹھیرایا ہے۔ اس نے یہ بات کھول کر بتا دی ہے کہ اس کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ گویا اس نے اس اصول کو مذہب کی بنیاد قرار دے دیا ہے تا اس کے اپنانے میں کوئی روک نہ رہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس اصول کو اپنا کر دنیا میں حقیقی یکجہتی اور اتحاد پیدا کر کے دکھا دیا اور دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا۔ دنیا اس کے نتیجہ میں حقیقی امن و سلامتی کا گہوارہ بن گئی اس چیز کا اہل بصیرت کو اقرار ہے۔

موجودہ زمانہ میں اس اصول کو بھلا دیا گیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے بانی جماعت احمدیہ کو مبعوث فرما کر از سر نو اس کی طرف دنیا کو دعوت دی۔ آپ وقت کے ڈاکٹر تھے آپ نے عین ضرورت کے مطابق بیماری کی صحیح تشخیص فرمائی۔ اور ساتھ ہی اس کا کارگر علاج بھی بتایا۔ اسی طرح آپ نے ۱۹۰۸ء میں اپنی وفات سے قبل پیغام صلح کے ذریعہ۔ ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمان کو آپس میں اتحاد و اتفاق کو استوار کرنے کی زبردست تحریک فرمائی۔ اور تفریق کے خیالات و جذبات کو مٹا کر یکجہتی کے لئے ماحول پیدا کرنے کے لئے تحریر فرماتے ہوئے مدلل طور پر لکھا کہ

"یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العٰلمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے۔ اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہے یہ اس لئے ہوا کہ کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے۔ اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا۔ مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں۔ لہٰذا اے ہم وطن بھائیو یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے پیغام صلح باادب تمام آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور بصدق دل دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبوں کے دلوں میں خود الہام کرے اور ہماری ہمدردی کا راز آپ صاحبوں کے دلوں پر کھول دے تا آپ اس دوستانہ تحفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرماویں۔ عزیزو! آخرت کا معاملہ تو عام لوگوں پر اکثر مخفی رہتا ہے اور انہیں پر عالم عقبیٰ کا راز کھلتا ہے جو مرنے سے پہلے مرتے ہیں مگر دنیا کی نیکی اور بدی کو ہر ایک دور اندیش عقل شناخت کر سکتی ہے۔

یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکت سے اپنے تئیں محروم رکھے ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے۔ یا مسلمان اکٹھے ہو کر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے۔

بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ اگر ایک پر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائے گا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تکبر اور شیخی سے حقیر کرنا چاہے گی۔ تو وہ بھی داغ حقارت سے نہیں بچے گی۔ اور کوئی ان میں سے اپنے پڑوسی کی ہمدردی میں قاصر رہے گا تو اس کا نقصان وہ آپ بھی اٹھائے گا۔ جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے۔ اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے۔ آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ بھی ہو گئے۔ اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی اختیار کرنا آپ کی عقلمندی کے مناسب حال ہے

دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازت آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے۔ پس اس دشوار گذار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد پانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کرنے اور نیز پیاس کے وقت مرنے سے بچا دے

ایسے نازک وقت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لئے بلاتا ہے۔ جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا پر طرح طرح کے ابتلاء نازل ہو رہے ہیں زلزلے آ رہے ہیں۔ قحط پڑ رہا اور طاعون نے بھی ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بدعملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی۔ تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا ابھی بس نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیری مصیبتوں کے بیچ میں آ کر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔

سو اے ہم وطن بھائیو! قبل اس کے کہ وہ دن آویں ہشیار ہو جاؤ۔ اور چاہیئے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو۔ اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اس قوم کی گردن پر ہو گا۔" (پیغام صلح ص۹)

یکجہتی کا یہ پیغام سنہ ۱۹۰۸ء کے آخر میں لکھا گیا اور بروز اتوار بتاریخ ۲۱ر جون ۱۹۰۸ء کو پنجاب یونیورسٹی ہال متصل عجائب گھر لاہور میں ہندو مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع میں پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ پیغام جو ملک سے نفاق و پھوٹ دور کر کے اتحاد پیدا کرنے کے لئے ایک بڑا کارآمد ذریعہ تھا اسے ہر دو قوموں نے ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیا اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ اس مبارک پیغام کے مخاطب علی الخصوص ہندو و معززین ملک تھے امن و صلح کے خواہاں لوگ جس طرح آج یکجہتی کا غلغلہ بلند کر رہے ہیں اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں اگر اس وقت اسے سنکر اسے اپنا لیتے تو آج ملک کو نہ صرف مشکلات کا سامنا نہ ہوتا بلکہ ملک عروج کے کمال کو پہنچا ہوا ہوتا۔ اس وقت اس کے صحیح راستہ کو اختیار نہ کیا گیا۔ جس میں سراسر ان کی دینی و دنیوی کامیابی کا راز مضمر تھا اور بعد میں عدم تعاون کے زمانے میں اس طریق کو نظر انداز کر کے بعض مزید گلدستہ طریقوں سے یکجہتی پیدا کرنے کے لئے کوششیں کی گئیں اور ہندو مسلمان باہم بغلگیر بھی ہوئے مگر یہ سب کوششیں محض وقتی ثابت ہوئیں آج پھر ایک ایسے نئے ڈھنگ سے یکجہتی پیدا کرنے کے لئے کوشش کی جانے لگی ہے۔ جس کی بنیاد بھی محض ریت کے تودے پر ہے جو کبھی پائیدار نہیں ہو سکتی۔ بیشک بعض مسلمان اس یکجہتی کی جدوجہد کے ضمن میں اپنے لسانی و تہذیبی کلچرل حقوق اور ان کے قیام کا مطالبہ بھی کر رہے ہیں۔ گو یہ مطالبہ بھی اپنی جگہ درست ہے۔ مگر حقیقی یکجہتی کے لئے وہی شاہراہ کامیابی کا ذریعہ بن سکتی ہے جسے وقت کے ڈاکٹر نے آکر تشخیص فرمایا ہے۔

ہم ہندو مسلمانوں کو ہمارا یہی مشورہ ہے کہ وہ اس شاہراہ کو اختیار کریں تا حقیقی اتحاد و یکجہتی پیدا ہو کر ملک کی سلامتی و بہبود کی صورت پیدا ہو اور اہل ملک امن و چین و اطمینان کا سانس لے سکیں اور پھر سب مل کر ملک کی ترقی کا باعث بنیں۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ جس عمارت کی بنیاد ریت کے تودے پر ہو وہ کبھی بھی دیرپا نہیں ہو سکتی۔ سطحی اور عارضی باتوں سے لوگوں کو کبھی اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ ضرورت ہے کہ دلوں کی اصلاح کی جائے اور ایک دوسرے کی سچی ہمدردی اختیار کی جائے۔

مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے عیسائیت کا زبردست مقابلہ کر کے حالات کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا ہے

(بقیہ صفحہ اول)

پچیس تیس سال پہلے جب احمدیت وہاں پہنچی تھی تو وہاں ابتداءً احمدی سینکڑوں کی تعداد میں تھے اور اب ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ پہلے وہاں مسلمانوں کا کوئی سیکنڈری سکول نہ تھا۔ لیکن جماعت نے اب وہاں سیکنڈری سکول بھی قائم کر لیا ہے جو تعلیمی لحاظ سے مسلمانوں کی شاندار خدمت سر انجام دے رہا ہے۔ اسی طرح وہاں ڈاکٹروں کی بے حد ضرورت ہے۔ وہاں آزادی سے قبل صرف ایک ہی ہسپتال تھا اور اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ وہاں اساتذہ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر بھی باہر سے آئیں۔ اور اس کمی کو پورا کریں۔ اب آزادی ملنے کے بعد سے ہسپتال وغیرہ کھلنے شروع ہوئے ہیں لیکن ابھی اس میدان میں خدمت بجا لانے کی بہت گنجائش ہے مرکز نے وہاں ایک میڈیکل مشنری بھیج کر بہت صحیح قدم اٹھایا تھا۔ لیکن جو ڈاکٹر صاحب وہاں گئے تھے۔ ان کی صحت خراب ہو گئی اور انہیں وہاں سے تبدیل کرنا پڑا۔ بہرحال ضرورت اب بھی قائم ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ مرکز وہاں جلد کسی اور میڈیکل مشنری کو بھجوانے کا انتظام کرے گا۔

آج افریقہ میں عیسائی مشن اپنے آپ کو سنبھالنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں انہوں نے وہاں عیسائیت کو فروغ دینے کا ایک عظیم منصوبہ بنا رکھا تھا اور وہ مغربی افریقہ [illegible] عیسائی بنا رہے تھے۔ یہ جماعت احمدیہ ہی تھی جس نے وہاں پہنچ کر عیسائیت کے اس چیلنج کو قبول کیا اور انتھک مساعی سے کام لے کر صورت حال کو یکسر بدل کر رکھ دیا اب وہاں اسلام برابر ترقی کر رہا ہے۔

اس وقت وہاں حق اور باطل کے درمیان معرکہ گرم ہے۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حق غالب آ کر رہے گا اور باطل بہرحال شکست کھائے گا۔ اس میں شک نہیں عیسائی آجکل وہاں بہت زور لگا رہے ہیں۔ لیکن اسلام جیسا کہ احمدیت نے اسے از سر نو دنیا میں پیش کیا ہے عقل کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور ایک ایسا ضابطہ حیات پیش کرتا ہے۔ جو ہر طور قابل عمل ہے اس لئے اسلام ہی غالب آئے گا اور باقی سب مذاہب اس کے بالمقابل شکست کھائے بغیر نہ رہیں گے۔ لیکن اس کے لئے ابھی بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ اور زیادہ تعداد میں افریقہ جانے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کریں گے اور وہاں حق اور باطل کی فیصلہ کن لڑائی میں شریک ہو کر اسلام کو غالب کرنے کی جدوجہد میں حصہ لیں گے۔ آپ ساتھ ساتھ افریقہ کے لوگوں کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس میں شک نہیں کہ کام مشکل ہے۔ لیکن ان مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ جب بشیر الدین صاحب عبید اللہ اور عبد القدیر صاحب شاہد میرے اپنے ضلع کمبار میں اول اول آئے تھے تو ان کی بہت مخالفت کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت جلد حالات کو بدل دیا۔ اور اب دونوں وہاں خوب کام کر رہے ہیں۔

میں نہایت مختصر قیام کے بعد کل یہاں سے اپنے وطن واپس جا رہا ہوں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ربوہ میں اس مختصر قیام کی یاد ہمیشہ میرے دل میں قائم رہے گی۔ آپ لوگوں نے جس محبت کا سلوک کیا ہے اور جس شاندار طریق پر ہماری مہمان نوازی کی ہے اسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں واپس جا کر اپنے ملک میں احمدیت کو ترقی دینے اور اسلام کو سربلند کرنے کے لئے پوری کوشش کروں گا۔ میری جملہ صلاحیتیں اور پوری طاقت اسی راہ میں خرچ ہو گی۔

بشیر جسین ٹوبی آف ڈنمارک کی تقریر

سیرالیون کے جناب ابوبکر بجے کمارا کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد ڈنمارک کے نومسلم احمدی بھائی مسٹر بشیر جسین ٹوبی نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں ڈنمارک سے یہاں آیا ہوں۔ میرا نام بشیر جسین ٹوبی ہے۔ بشیر جسین میرا اسلامی نام ہے جو میں نے اسلام قبول کرنے کے اختیار کیا ہے۔ اور ٹوبی میرا عیسائی نام ہے۔ آج سے چھ ماہ قبل تک میں عیسائی تھا۔ ہر چند کہ میں عیسائی کہلاتا تھا لیکن ایک عیسائی کی حیثیت سے مطمئن نہیں تھا۔ میرے نزدیک اس کی تعلیم قابل عمل نہ تھی۔ چنانچہ میں حق کی تلاش میں عرصہ تک سرگرداں رہا اسی دوران میں میری ملاقات کوپن ہیگن میں جماعت احمدیہ کے مبلغ اسلام مسٹر کمال یوسف سے ہوئی اور انہوں نے مجھے اسلام اور احمدیت کے متعلق بتایا ان کے ساتھ ملاقاتوں اور لٹریچر کے مطالعہ کے بعد میں قائل ہو گیا کہ فی الحقیقت احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی قابل عمل مذہب ہے اور انسان کو خدا سے ملا سکتا ہے میری اس طرح سے پوری تسلی ہو گئی۔ اور میں نے پورے انشراح کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ میری وہ پہلی بے اطمینانی اب دور ہو چکی ہے۔ اور میں پوری طرح مطمئن اور خوش ہوں کہ میں نے حق کو پا لیا۔ ڈنمارک میں مسلمانوں کی تعداد ساٹھ کے قریب ہے اور یہ سب میری ہی طرح نو مسلم ہیں اور انہیں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔

میری دلی خواہش تھی کہ میں ربوہ آؤں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کا شرف حاصل کروں اور اسلام کو براہ راست آپ لوگوں سے سیکھوں میری یہی خواہش مجھے یہاں کھینچ لائی ہے۔ سو میں آپ لوگوں سے سیکھنے یہاں آیا ہوں۔ آپ نے اپنے سلوک اور اخلاق سے مجھے بہت کچھ سکھایا ہے۔ میں نے آپ لوگوں سے رواداری، اخوت اور آزادیٔ ضمیر کا درس لیا ہے۔ میں اپنے قیام ربوہ کو کبھی نہیں بھولوں گا۔ ربوہ اور یہاں کے رہنے والے احمدی بھائیوں اور ان کے حسن سلوک کی یاد ہمیشہ میرے دل میں تازہ رہے گی۔"

مسٹر وولو آف لائبیریا

ڈنمارک کے مسٹر بشیر جسین ٹوبی کی تقریر کے بعد لائبیریا کے عیسائی دوست مسٹر جینٹ این وولو نے بھی اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا میں ایک عیسائی ہوں اور اپنے دوست مسٹر بجے کمارا کے ہمراہ آپ لوگوں سے ملنے یہاں آیا ہوں۔ میرے ملک لائبیریا میں آپ کا تبلیغی مشن موجود ہے۔ مسٹر محمد اسحق صاحب صوفی پہلے وہاں آپ کے مشنری کے طور پر کام کرتے رہے ہیں۔ اور اب ایک اور دوست وہاں بطور مشنری کام کر رہے ہیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ سب کا خالق و مالک ہے مسلمان بھی اسی کی مخلوق ہیں اسی لئے مجھے آپ سے بھی محبت ہے اور مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ یہاں آ کر مجھے احمدیہ تحریک اور اس کی اہمیت کا احساس ہوا ہے۔ میں واپس جا کر آپ کے مشن سے رابطہ پیدا کروں گا اور اس طرح میرا اور آپ کا تعلق قائم رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بانی سلسلہ احمدیہ کا علمِ کلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۶۱ء

(قسط ۶)

حیات بعد الممات اور جنت و دوزخ کی حقیقت

جنت و دوزخ کے بارہ میں احادیث کے بعض ظاہری الفاظ کو لے کر عوام مسلمانوں نے ان دونوں کا ایسا تصور پیدا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے غیر مسلموں کو اسلام پر اعتراض اور نکتہ چینی کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس بارہ میں جو تصور پیش فرمایا اُس نے علم کلام میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور مخالفین اسلام کے موہوم اعتراضات کا قلع قمع کر دیا۔ آپ نے فرمایا آئندہ زندگی جسمانی نہیں روحانی ہے اور پھر اس کا وسیع فلسفہ اپنی مختلف تصانیف میں بیان فرمایا۔ اور اس عقدۂ لاینحل کو قرآن مجید کی روشنی میں ایسا حل کر کے دکھ دیا کہ آج یہ نظریہ قبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

(۱) "قرآن شریف کی رو سے دوزخ اور بہشت دونوں اصل میں انسانی زندگی کے اظلال اور آثار ہیں کوئی ایسی نئی جسمانی چیز نہیں ہیں جو دوسری جگہ سے آوے۔ یہ سچ ہے کہ وہ دونوں جسمانی طور سے متمثل ہوں گے مگر وہ دراصل روحانی حالتوں کے اظلال و آثار ہوں گے ہم لوگ ایسی جنت کے قائل نہیں کہ صرف جسمانی طور پر ایک زمین پر درخت لگائے گئے ہوں اور نہ ایسی دوزخ کے ہم قائل ہیں جس میں درحقیقت گندھک کے پتھر ہیں بلکہ اسلامی عقیدہ کے موافق جنت و دوزخ انہی اعمال کے انعکاسات ہیں جو دنیا میں انسان کرتا ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

ایک اور لطیف انکشاف اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق جنت کا انعام دائمی اور غیر منقطع ہے۔ مگر دوزخ کا عذاب عارضی اور ایک وقت میں ختم ہو جانے والا ہے۔ کیونکہ دوزخ اسلامی تشریح کے مطابق نہ صرف عذاب دینے کی جگہ ہی ہے بلکہ ایک رنگ میں شفاخانہ ہے جس میں روحانی مریض اپنا علاج کروا کر اور صحت حاصل کر کے جنت میں چلے جائیں گے۔ کیونکہ انسان کا اصل مقام جنت ہی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں خدا فرماتا ہے اِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ یعنی دوزخی تو دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے لیکن نہ وہ ہمیشگی جو خدا کو ہے بلکہ دور دراز مدت کے لحاظ سے پھر اس کے بعد خدا کی رحمت دستگیر ہوگی۔ کیونکہ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس آیت کی تشریح میں ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ يَأْتِي عَلٰى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيْهَا أَحَدٌ وَنَسِيْمُ الصَّبَا تُحَرِّكُ أَبْوَابَهَا یعنی جہنم پر ایک وہ زمانہ آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہوگا اور نسیم صبا اُس کے کواڑوں کو ہلائے گی۔" (دیکھو لاسوت صفحہ ۲۲)

دجال کی حقیقت

احادیث نبویہ میں مسیح موعود کے زمانہ میں ایک دجال کے ظہور و خروج کا ذکر آتا ہے۔ جس طرح عوام مسلمانوں میں رفع مسیح اور نزول مسیح کا غلط تصور قائم تھا۔ اسی طرح وہ دجال معہود کے بارہ میں سمجھتے تھے کہ وہ ایک شخص ہے جو خاص علامتوں کا مالک ہے اور مسیح کے آسمان سے نازل ہونے کے بعد اُن کا اس دجال سے مقابلہ ہوگا اور اُن کے ہاتھوں سے وہ قتل ہوگا۔ مگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "دعویٰ مسیح موعود" کے ساتھ ہی دجال معہود کے بارہ میں یہ تشریح فرمائی کہ یہ ایک شخص واحد کا نام نہیں۔ بلکہ یہ صفاتی نام ہے جو بعض اقوام پر صادق آتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

"دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہ و بالا کر دیا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۵)

نیز صحیح مسلم کی حدیث دجال جو فاطمہ بنت قیس سے روایت کی گئی ہے کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو باطل کو حق کے ساتھ مخلوط کر دیتے ہیں اور خلق اللہ کے گمراہ کرنے کے لئے مکر و تلبیس کو کام میں لاتے ہیں۔ اب میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ مطابق منشاء مسلم کی حدیث کے جو ابھی میں بیان کر آیا ہوں اگر ہم حضرت آدم کی پیدائش سے آج تک بذریعہ اُن تمام تحریری سامان کے جو ہمیں ملے ہیں۔ دنیا کے تمام ایسے لوگوں کی حالت پر نظر ڈالیں جنہوں نے دجالیت کا اپنے ذمہ کام لیا تھا تو اس زمانہ کے پادریوں کی دجالیت کی نظیر ہرگز ہم کو نہیں ملے گی۔ ...... واللہ اگر اب بھی ہماری قوم کی نظر میں یہ لوگ اول درجہ کے دجال نہیں اور اُن کے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا؟"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۰۵-۲۰۶)

بانی سلسلہ احمدیہ نے احادیث میں دجال کی مذکورہ علامتوں کو عیسائی اقوام پر چسپاں کر کے بھی دکھا دیا۔ نیز قتل دجال کی یہ تشریح فرمائی کہ مسیح موعود عیسائی اقوام کے عقائد و نظریات کا ابطال کرے گا۔ اور یہی مفہوم ہے کسر صلیب کا بھی۔ مگر اس زمانہ کے علماء نے اس کو تسلیم نہ کیا کہ عیسائی اقوام دجال ہیں۔ بلکہ وہ ایک شخص واحد کے ظہور کے منتظر ہے مگر جب مرور زمانہ کے ساتھ نہ تو مسیح نازل ہوا اور نہ ہی دجال معہود کا خروج ہوا۔ تو اب عوام تو کیا علماء کرام بھی بادل ناخواستہ مغربی اقوام اور اُن کی سائنسی ترقی اور الحاد و دہریت کا تجزیہ و تحریر میں تذکرہ کرتے ہوئے اُن کے لئے دجالی فتنہ۔ دجالی ہتھکنڈے کے الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں۔ گویا بالفاظ دیگر دجال کے موہوم تصور کو ترک کر کے بانی سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کو ہی قبول کیا جا رہا ہے۔ حوالہ جات کا ذکر و بیان موجب طوالت ہوگا۔

زوردار روحانی علم کلام

جب ہم بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف اور آپ کے مخالفین کا لٹریچر پڑھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ مخالفین احمدیت نے اپنے غلط عقائد و نظریات کی تائید میں قرآن و احادیث کے دلائل کو پیش کر کے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی اور علم کلام کے رد کرنے کی اگرچہ ناکام کوشش ضرور کی ہے۔ مگر زمانہ کی رفتار کے ساتھ اُن علماء کے معتقدین اور پیشواؤں کو یا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے سامنے ہتھیار ڈال کر آپ کی صداقت کا کھلے بندوں اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ترقی ہوئی اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یا پھر کم از کم اپنے باطل نظریات سے دستکش ہو کر بانی سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کی ہمنوائی اختیار کرنی پڑی ہے جیسا کہ میں بعض مسائل کے بارہ میں اس تقریر میں کچھ حوالہ جات پیش کر چکا ہوں۔ لیکن بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک علم کلام ایسا ہے جس کے مقابلہ کی مخالف علماء و فقہاء۔ اور عوام و خواص میں تاب نہ تھی۔ وہ ہے روحانی علم کلام۔ کیونکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ سے قرب کا ایک خاص تعلق حاصل تھا۔ آپ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف تھے۔ آپ کو اپنی کامیابی و فتح مخالفین کی ناکامی و نامرادی اور جماعت کی ترقی کا سو فی صدی یقین تھا۔ اس علم کلام کا آپ کے مخالف مقابلہ کرنے سے عاجز و لاچار تھے۔ کیونکہ اُن کا اللہ تعالیٰ سے کوئی روحانی تعلق نہ تھا۔ اور وہ ایسی بشارات اور پیشگوئیوں سے عاری تھے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کس زوردار انداز میں اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(۱) "مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ اُن کے ہاتھ سے اُکھڑ سکوں۔ اگر اُن کے پہلے اور اُن کے پچھلے اور اُن کے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل میں بنا کر اُن کے منہ پر مارے گا دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت سے ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو۔ اور کوئی تدبیر اُٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو

کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو
کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی
نشان بارش کی طرح برس رہے
ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے
سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن کے دلوں
پر مہریں ہیں۔ اُن کا ہم کیا علاج
کریں۔ اے خدا تو اس امت پر
رحم کر۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲)

(ب) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو یاد کر کے کس محبت کے انداز میں اپنے محبوب و معشوق خدا کو مخاطب کرتے ہیں:

"اے میرے مولا. میرے پیارے
مالک. میرے معشوق خدا! دنیا
کہتی ہے تو کافر ہے. مگر کیا تجھ
سے پیارا مجھے کوئی اور مل سکتا
ہے اگر ہو تو اُس کی خاطر تجھے چھوڑ
دوں. لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ
جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے
ہیں۔ جب میرے دوستوں اور
دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں
کس حالت میں ہوں اُس وقت تو
مجھے جگاتا ہے اور محبت سے
پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا
میں تیرے ساتھ ہوں تو پھر اے
میرے مولا یہ کس طرح ممکن ہے
کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے
پھر بھی میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز
نہیں. ہرگز نہیں۔"

(بدر ۱۱ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

(ج) مزید برآں حضور جماعت کی ترقی کی اتنی شان کا ذکر کس پُر یقین انداز میں فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی
ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا
اور میری محبت دلوں میں بٹھائے
گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین
میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں
پر میرے فرقے کو غالب کرے گا
اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر
علم اور معرفت میں کمال حاصل
کریں گے. کہ اپنی سچائی کے نور
اپنے دلائل اور نشانوں کی
رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے
اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے
پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے
بڑھے گا۔ اور پھولے گا یہاں
تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا
بہت سی روکیں پیدا ہوں گی
اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب
کو درمیان سے اٹھا دے گا اور
اپنے وعدہ کو پورا کرے گا.
اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے
فرمایا کہ
میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں
گے۔"
سو اے سننے والو! ان باتوں کو
یاد رکھو اور ان پیش خبریوں
کو اپنے صندوقوں میں محفوظ
رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو
ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

چنانچہ ہر آنے والا دن جماعت احمدیہ کی ترقی کی بشارت لاتا اور بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت پر مہر تصدیق ثابت کرتا چلا جاتا ہے۔

علمی چیلنج حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مخالفین کو ایک علمی چیلنج دیا۔ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

(الف) "دو طرح کی نعمتیں مجھ کو عطا
کی گئی ہیں (۱) یہ کہ معارفِ عالیہ
فرقان حمید بطور خارق عادت
مجھ کو سکھلائے گئے۔ جن میں
دوسرا مقابلہ نہیں کر سکتا (۲) دوسرے
یہ کہ زبان قرآن یعنی عربی میں
وہ بلاغت اور فصاحت مجھے
دی گئی. کہ اگر تمام علماء مخالفین باہم
اتفاق کر کے بھی میرا مقابلہ کرنا
چاہیں تو ناکام و نامراد رہیں
گے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴۹ ایڈیشن اول)

(ب) ایک دوسرے مقام پر اس چیلنج کا تفصیلاً ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی
بالمقابل تفسیر بناویں یعنی
روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور
فال قرآن شریف کھولا جائے
اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں
اُن کی تفسیر میں بھی عربی میں
لکھوں اور میرا مخالف بھی لکھے
اور پھر اگر میں حقائق و معارف
کے بیان کرنے میں صریح غالب
نہ رہوں تو پھر بھی میں جھوٹا ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۰)

نیز فرمایا:۔

(ج) "میں قرآن شریف کے معجزہ کے
ظل پر فصاحت و بلاغت کا
نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں
کہ جو میرا مقابلہ کر سکے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۵)

چنانچہ حضور نے ایک کتاب "اعجاز المسیح" تصنیف فرمائی جو قرآن مجید کے حقائق و معارف سے پُر اور نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ہے۔ اس میں حضور نے چیلنج دیا

"فان اجتمع آباءہم وابناءہم
وأکفاءہم وعلماءہم
وحکماءہم وفقہاءہم
علی ان یاتوا بمثل ھذا
التفسیر فی ھذا المدی
القلیل الحقیر لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضہم
لبعض ظہیراً"

یعنی اگر ان کے باپ اور ان کے بیٹے۔ ان کے علماء اور اُن کے مددگار اور ان کے حکماء اور فقہاء سب مل کر کوشش کریں کہ اس مدت قلیل میں اس تفسیر کے مقابل لکھ کر لائیں تو وہ ہرگز اس کی مثال نہ لا سکیں گے خواہ بعض ان کے بعض کی پشت پناہ ہوں

نیز اسی کتاب اعجاز المسیح کے متعلق حضور نے پانچ سو روپیہ انعام کا اشتہار دیا۔ اور سرورق پر تحریر فرمایا.

"انہ کتاب لیس لہ جواب
ومن قام للجواب وتنمر
فسوف یری انہ تندم
وتذمر"

کہ یہ وہ کتاب ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ اور جو شخص اس کے جواب کے لئے کھڑا ہوا. وہ دیکھے گا کہ وہ کس طرح نادم و شرمندہ کیا جائے گا

مولوی محمد حسین ساکن بھیں ضلع جہلم نے اس کا جواب لکھنا چاہا۔ تو حضور کو الہام ہوا۔

"منعہ مانع من السماء"

یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اسے جواب لکھنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ وہ ابھی نوٹ ہی تیار کر رہا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر مر گیا۔

(تفصیل دیکھیں نزول المسیح صفحہ [illegible])

اور اب تک یہ کتاب بغیر جواب کے پڑی ہوئی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مُسلّم کلام کا ایک شاہکار ہے۔ مخالف علماء دلائل کے میدان میں آنے کی کوشش تو کر سکتے تھے۔ مگر روحانی مقابلہ میں بالکل لاچار و بے بس نظر آتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف تائید ایزدی صاف نظر آتی تھی دوسری طرف اس نصرت الٰہی سے محروم و بے نصیب!! تو مقابلہ ہی کیا!!

(باقی)

اخبار بدر کا

سیرت پیشوایانِ مذاہب نمبر

نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان کے مطابق مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء کو ہندوستان کی تمام احمدیہ جماعتیں "سیرت پیشوایانِ مذاہب" کے جلسے کر رہی ہیں۔ اس موقعہ پر اخبار بدر کی طرف سے بھی ایک خاص اشاعت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جس میں مختلف مذہبی رہنماؤں اور مقدس ہستیوں کی سیرت و سوانح پر قابل قدر مضامین شائع کئے جائیں گے۔

پیشوایانِ مذاہب کے حق میں عقیدت کے پھولوں پر مشتمل یہ مرقع انشاء اللہ العزیز ۲۶ اپریل کی اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔ احباب انتظار فرمائیں اور اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں!!

(ادارہ بدر)

رُباعی

میں جاگ جاگ کے تھک جاتا ہوں مگر افسوس — نظر نہیں آتا ہے صبح کا فردوس
دل و دماغ کا میرے ہی نقص ہے اکملؔ — کسی کو دے نہیں سکتا بغیر وجہ کے دوس

(از افادات حضرت اکمل دام فیضہٗ)

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

ہبلی

مورخہ ۲۵ ۳/۶۲ احمدیہ مسلم مشن ہبلی میں مقامی طور پر "یوم مسیح موعود علیہ السلام" منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر جو تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی الفضل میں شائع ہوئی ہے اس کی روشنی میں احباب اس سے مستفیض ہوئے۔ بعد دعا کے ساڑھے ۹ بجے شام یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار

ایچ۔ ایم منڈاسگر

پریذیڈنٹ احمدیہ مسلم مشن ہبلی

جمشید پور

"جلسہ زیر صدارت مکرم پادفشل امیر صاحب شام کے پانچ بجے منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم پادفشل امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا مقام امت محمدیہ میں" کے عنوان پر ایک گھنٹہ بھر تقریر کی۔ آپ نے حدیث شریف اور قرآن پاک کا حوالہ دیتے ہوئے ثابت کیا کہ آخری زمانہ میں امام مہدی کو نبی ہو کر ہی آنا تھا اس کا مقام نبی سے کمتر نہیں ہو سکتا تھا مگر وہ بھی اپنے مقام مقام نبوت کو آنحضرت صلعم کی غلامی سے ہی حاصل کر سکتا تھا آپ نے آیت کریمہ سراجاً منیرا سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلعم ایک ایسے سورج تھے جس کے فیض روحانی سے جب تک کوئی دوسرا چاند منور نہ ہو یہ آیت آپ پر پوری طرح صادق نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت عبد المجید صاحب نے "صداقت مسیح موعودؑ" پر تقریر کی۔ آپ نے بعثت مسیح موعودؑ سے پہلے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا نیز یہ بھی بتایا کہ گو کہ چند افراد سماجی لحاظ سے مسلمانوں کی اصلاح کے واسطے اٹھے مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن آپ کو اللہ تعالےٰ نے باوجود مخالفانہ حالات کے کامیاب و منصور کیا۔ آپ نے صداقت کے دلائل از روئے قرآن ثابت کیا نیز علامات ظہور مسیح موعودؑ کو بھی بیان کیا۔ آخر میں آپ کے کارناموں کو بیان کر کے اپنی تقریر ختم کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "سیدنا حضرت مسیح موعود کا عشق خدا اور اس کے رسول سے" کے عنوان پر تقریر کی جس میں نے مختصراً احباب جماعت سے یہ گذارش کی کہ ہم آج جس زبردست شخصیت کا دن منا رہے ہیں۔ اس نے ہم کو اسلام جیسے خوبصورت مذہب کے چہرہ کو گرد و غبار سے صاف کر کے عطا کیا اور ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل زندہ خدا کے کرشمے دیکھے لہٰذا ہمارا ایمان علیٰ وجہ البصیرت ہے اور ہمیں چاہیئے کہ احمدیت کی تعلیم سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں ورنہ صرف جلسہ کا منعقد کر لینا ایک لایعنی بات ٹھہرتی ہے۔ پھر خاکسار نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق خدا کے رسول سے حضور کے متعدد کلمات طیبات کو پڑھ کر ثابت کیا اور بتلایا کہ آپ فنافی الرسول ہو کر فانی اللہ کے درجے کو پہونچے اور روحانیت کے سب سے اعلےٰ مقام یعنی مقام نبوت کو خدا کے فضل سے حاصل کیا۔ آپ کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے صرف ایک شعر سے واضح ہو جاتا ہے کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم !

گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

آپ جیسا عاشق رسول اس تیرہ سو سالہ میں پیدا نہ ہوا جس نے اس قدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن و خوبی کو اس اچھے پیرایہ میں لوگوں پر ظاہر کیا ہو پھر حضرت اقدسؑ کا عشق خدا سے اس قدر تھا کہ آپ ایک جگہ اپنے کلام میں فرماتے ہیں کہ

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم

اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

یعنی اللہ تعالےٰ کے عشق میں جب تک آپ دیوانے نہیں ہو گئے آپ کو ہوش نہیں آیا۔ سو اس واسطے آپ اس دیوانگی کے احسانمند ہیں کہ اس نے یہ ساری منازل طے کرا دیئے۔ سبحان اللہ کیا ہی حضور کی اعلیٰ و ارفع شان ہے کہ خدا کے عشق میں دیوانگی کو اپنا محسن ٹھہراتے ہیں۔ پھر آپ نے ستی باری تعالےٰ کو جس اچھوتے ڈھنگ میں اپنے پیروؤں کے سامنے پیش کیا ہے اُسے کسی قدر بڑھ کر سنایا اور احباب سے درخواست کی کہ جلسہ کی تعلیم پر پورا پورا عمل کرنا ہمارے لئے از بس ضروری ہے تاکہ ہم بھی خدا تعالےٰ کے حسن و احسان اور نبی کریم صلعم کا جیتا جاگتا نمونہ دنیا کو دکھلا سکیں اور سچے معنوں میں احمدی کہلا سکیں۔

خاکسار سید حمید الدین احمد

سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

مظفر پور

۲۳ مارچ بعد نماز مغرب احمدیہ دار التبلیغ مظفر پور میں یوم مسیح موعود منایا گیا۔

اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس میں ۲۳ مارچ کی جماعت احمدیہ میں تاریخی اہمیت اور دور حاضرہ میں موعود اقوام عالم علیہ السلام کی تائید میں مصحف سابقہ سے کچھ نشانات بیان کئے اور کچھ ایسے معجزات اور پیشگوئیاں بھی بیان کیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کے لئے ظاہر ہوئیں اور حضور کی صلح کل اور غالب دلائل سے بھرپور تعلیم بھی بیان کی گئی آخر میں صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار

عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مظفر پور

بنگلور

روز ۲۵ ۳/۶۲ زیر صدارت مکرم بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد ہوا۔ مندرجہ ذیل عنوانات پر حسب ذیل احباب نے تقاریر کیں الحمد للہ

۱۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم مرزا عبد الرحمان بیگ صاحب نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی محمد امام صاحب ڈینٹل سرجن نے۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مکرم بی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض و غایت پر مکرم مرزا عبد الرحمان بیگ صاحب نے حضور کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پر ڈاکٹر محمد حسین صاحب نے اسلام کا زندہ نشان پر مکرم صبغۃ اللہ صاحب احمدی نے تقویٰ۔ ہاتوسب کچھ رہا کے موضوع پر مکرم بی۔ ام بشیر احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اسی طرح یہ جلسہ دس بجے شروع ہو کر ساڑھے بارہ بجے صدارتی تقریر اور دعا پر ختم ہوا۔ الحمد للہ

بمبئی

وہ کونسا احمدی ہے جس کے دل کی دھڑکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سنکر تیز نہ ہو جائے۔ جماعت احمدیہ بمبئی کے سامنے بھی جب "یوم مسیح موعود علیہ السلام" منانے کا سوال آیا تو سبھوں میں ایک جوش و انبساط کی لہر دوڑ گئی

سارے احمدی شام کے ۷ بجے دار التبلیغ میں جمع ہونے۔ اور بعد نماز مغرب و عشاء مولوی نور الحسن صاحب بھاگلپوری کے زیر صدارت جو آج کل بغرض حج کعبہ یہاں آئے ہوئے ہیں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم بی مبارک احمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اور مکرم عقیق ظفر الاسلام صاحب نے درثمین فارسی سے ایک نظم سنائی

اس کے بعد مکرم یوسف علی صاحب عرفانی میرے لڑکے عزیزم ولود احمد سلمہٗ۔ مکرم بشیر محمد خان اور مکرم محمد سلیمان صاحب بی۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح بیان کر کے آپ کے سامنے خراج عقیدت پیش کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک سیاسی۔ اقتصادی اور مذہبی نجات دہندہ کی حیثیت سے" کے عنوان پر ایک تقریر کی۔

آخر میں مکرم صدر جلسہ نے صدارتی خطاب فرمایا اور مقررین کی تقریر پر تبصرہ کیا پھر باشندگان حیدرآباد کے متعلق تجویز منظور کی گئی۔ اور اس طرح جلسہ فیروزہ سے رات کے ۱۰ بجے اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار سمیع اللہ مبلغ بمبئی

پنگال

تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی کے بعد جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب صدر صاحب جماعت پنگال شروع کی گئی مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ علاقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ کے بعد صدر صاحب نے حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی اس مبارک جلسہ میں شریک تھیں۔

خاکسار

محمد شمس الحق احمدی قائد مجلس خدام الاحمدیہ

پنگال اڑیسہ

سکندر آباد

۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء ۸ بجے شب الہ دین بلڈنگ میں "یوم مسیح موعود علیہ السلام" زیر صدارت مکرم نائب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد جناب غلام قادر صاحب منعقد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبد الرحیم صاحب بیدر نے "یوم مسیح موعود علیہ السلام" کا روشنی میں فرمایا۔ خسرو اور کئی لوگوں کے یوم منائے جاتے ہیں۔ ہمارا یہ دن منانا روحانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش بروز جمعہ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ میں ہوئی اور ۱۸۹۱ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ میں اس زمانہ کا مسیح و مہدی ہوں لوگوں نے کفر کے فتوے دیئے۔ بعد ازاں مکرم محمد ابراہیم خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ حالات کا تقاضا تھا کہ مسیح و مہدی مبعوث ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بوجود مسیح مہدی کے متعلق پوری ہوگئیں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام سرزمین قادیان میں مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے تائید اسلام کے لئے اپنے دلائل دیئے کہ سب لوگ دنگ رہ گئے۔ بعد ازاں سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے بھی تقریر کی۔ آخر میں نائب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد کی تقریر ہوئی اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار محمد ابراہیم خان
قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندر آباد

موسیٰ بنی مائینز

مورخہ ۲۵/۳/۶۲ کو بعد از نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم از محمود شیروی اور ریڈیو پڑھنے کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ پہلے مکرم جناب حیدر خان صاحب نے سورۃ الجمعہ کے حوالہ سے حضرت رسول کریم صلعم کی بعثت ثانیہ کا ذکر کیا اور کہا کہ حضور صلعم کی بعثت ثانیہ کے وقت جو جو علامتیں ظاہر ہونے والی تھیں وہ سب اس وقت ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس زمانہ میں جو مصلح اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے تھے وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے روپ میں ظاہر ہو چکے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ان کی باتوں پر عمل کر کے اپنے خدا کو راضی کریں دوسرے نمبر پر جناب شیخ ابراہیم صاحب وائس پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بچپن کی زندگی سے ۔۔۔ سال تک کو مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد حضور کی چند پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جن کو حضور نے سلسلہ کی ترقی کے لئے معین نشان قرار دیا ہے۔ ان کے بعد جناب عطاء الرحمٰن خان صاحب نے آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کے مطابق آج جبکہ مسلمان حقیقی اسلام سے دور چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا فرستادہ بنا کر مسلمانوں کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھال لیا ہے۔ اور ہمیں پورا یقین ہے کہ ایک دن دنیا میں احمدیت غالب ہو کر رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان کے بعد خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بعض شواہد کی روشنی میں بیان کی۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اور پونے دس بجے شب جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد جماعت کی طرف سے تمام حاضرین کو مٹھائی سے تواضع کی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ احمدی جماعت کے تمام احباب شریک ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار محمد محسن خان دیہاتی مبلغ
از موسیٰ بنی مائینز

لجنہ اماء اللہ مدراس

مورخہ ۲۵ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ بادرم کمال الدین صاحب کے مکان واقع میلاپور میں ہوا۔

محترمہ انفر بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی نظم ناصرہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ صدر لجنہ بیگم محمد رفیق نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے عقائد احمدیت پر روشنی ڈالی۔ مسز تاج بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور غلبہ اسلام پڑھا۔ آمنہ بیگم خاتم النبیین پر اچھا مضمون پڑھا۔ نصرت جہاں بیگم ناصرات کی چھوٹی بچی نے درثمین سے نظم "جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے" پڑھ کر سنائی۔ حمیدہ بیگم بڑی ناصرات کی بچی نے تشحیذ الاذہان میں سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ انفر بیگم قریشی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا کیا کام کئے" مضمون پڑھا۔ اس جلسہ میں کافی غیر احمدی مستورات شامل ہوئیں مضمون اور تقریروں کے وقفہ کے دوران میں غیر احمدی مستورات کی دلچسپی کے لئے مختلف بہنوں نے نظمیں پڑھیں جو محظوظ کیا مستورات اچھا اثر لیکر گئیں خدا تعالیٰ ان کو صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین ضربانی تبلیغ ہو بھیجا گیا۔

خاکسارہ شاہدہ محمد سیکرٹری لجنہ مدراس

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

یہ تقرر یکم مئی ۱۹۶۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جموں

صدر۔ مکرم بابو محمد یوسف صاحب محلہ تالاب کھٹیکاں جموں

سیکرٹری تبلیغ و امور عامہ

" مال تعلیم و تربیت۔ مکرم بابو فیروز الدین صاحب محلہ استاد جموں

ماندوجن ڈاکخانہ کاپرن ضلع اننت ناگ کشمیر

صدر مکرم شیخ محمد احسن صاحب

سیکرٹری مال و تبلیغ } " عبد الغنی صاحب بانڈے
" تعلیم و تربیت }

" امور عامہ " شیخ غلام رسول صاحب

امام الصلوٰۃ " میر عبد العزیز صاحب

رشی نگر۔ ڈاکخانہ رام نگری براستہ شوپیاں ضلع اننت ناگ کشمیر

صدر و امیر مکرم عبد السبحان صاحب گنائی

سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب گنائی

" تعلیم و تربیت " عبد الغفار صاحب گنائی

" سیکرٹری امور عامہ " میر محمد عبد اللہ صاحب

" مال مکرم محمد عبد اللہ صاحب بٹ

" ضیافت۔ " غلام رسول صاحب گنائی

" جائیداد۔ " محمد ابراہیم صاحب گنائی نمبردار

آڈیٹر۔ " غلام رسول صاحب ننگرو

امام الصلوٰۃ۔ " محمد عبد اللہ صاحب گنائی واعظ

پونچھ شہر و شیندرہ۔ جموں۔ کشمیر

صدر۔ مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی ناظر ڈی سی آفس۔ پونچھ

نائب صدر۔ " بشیر احمد صاحب مڈل ٹیچر آف پٹھانہ تیر۔ پونچھ

سیکرٹری امور عامہ " خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی "

" مال " محمد ابراہیم صاحب آف شیندرہ "

" تبلیغ۔ " حکیم کرم الدین صاحب

" تعلیم و تربیت " عبد الکریم صاحب آف شیندرہ

" ضیافت۔ " محمد الدین صاحب

" امین۔ " میاں بہادر صاحب

کرولائی۔ ڈاکخانہ خاص براستہ نیلام پور ضلع مالابار کیرالہ

پریذیڈنٹ۔ مکرم ٹی کے کنجالاں صاحب

سیکرٹری مال و تبلیغ و تربیت } مکرم کے۔ این۔ سیلار صاحب

" تحریک جدید و وقف جدید۔ ٹی کے کنجا لاں کٹی صاحب

سوناگلی ڈاکخانہ دھرمسال۔ ضلع پونچھ۔ جموں

صدر۔ چوہدری عبد الغفور صاحب

سیکرٹری مال۔ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب

" امور عامہ " " اللہ دتہ صاحب

" تبلیغ " مولوی شیر محمد صاحب

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مکرم صوفی کرم دین صاحب

" وقف جدید۔ " چوہدری کرم دین صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے

وصولی لازمی چندہ جات کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے!

موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف ۲۰ دن باقی رہ گئے ہیں اور ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے ادائیگی لازمی چندہ جات وعدہ کے مطابق نہیں ہوئی ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کے عہدیداران اور علاقہ کے مبلغین صاحبان کی خدمت میں بجٹ وصولی بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے خاص توجہ اور جد وجہد کرنے کی تحریک کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے مالی قربانیوں کی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے حضور فرماتے ہیں:-

"دنیا میں آج تک کوئی سلسلہ ایسا نہیں ہوا جو خواہ دنیاوی حیثیت سے ہو یا دینی ہو بغیر مالی کے چل سکا ہو۔ دنیا میں ہر ایک کام اس لئے کہ عالم اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا جاتا ہے۔ پس کس قدر بخیل اور ممسک وہ شخص ہے جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثلاً چندہ بھی خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح نثار کرتے تھے مال کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو گھر میں نہ رکھا۔ اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بساط و مقدرت اور انشراح کے موافق اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق۔ علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔

ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے مگر مدد و امداد کے موقعہ پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبت دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے؟"

سیدنا حضرت اقدس کے مندرجہ بالا اقتباس سے واضح ہے کہ جیسا ایک طرف اپنی ذاتی اور خاندانی ضروریات درپیش ہوں اور دوسری طرف دینی ضروریات قربانی و ایثار مقتاضی ہوں تو ہمارے وعدہ بیعت کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ ہم بشاشت ایمانی کے ساتھ قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

لہٰذا تمام عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ موجودہ بجٹ کے بقیہ چند روز میں وہ وصولی کے کام کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اور تمام وصول شدہ رقوم کو تفصیل کے ساتھ ۲۵ر اپریل تک مرکز قادیان میں بھجوا دیں تا آمدہ چندوں کی رقوم ان کی جماعت کے حساب میں موجودہ مالی سال میں شمار ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

ناظر بیت المال، قادیان

موصی احباب کیلئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری فرمودہ نظام وصیت میں بہت سے مخلصین جماعت کو شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ لیکن ابھی بہت سے احباب ایسے ہیں جن پر نظام وصیت کی اہمیت واضح نہیں ہوئی وہ بدستور غیر موصی ہونے کی وجہ سے چندہ عام ادا فرما رہے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں رقم فرماتے ہیں کہ:-

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں ...... اس قبرستان میں وہی مدفون ہو گا جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہو گا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہو گا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہو گا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظام وصیت قائم فرما کر جہاں مخلصین جماعت کو یہ بشارت دی ہے کہ بہشتی مقبرہ میں اللہ تعالیٰ بہشتی صفت روحوں کو جمع کر دے گا۔ وہاں اس نظام کی یہ بھی غرض وصیت حضور علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے کہ نظام وصیت کے ذریعہ جمع ہونے والے اموال سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ و مبلغین و یتامیٰ و مساکین وغیرہ کے اخراجات پورے کئے جائیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے متعدد ارشادات میں نظام وصیت کی وضاحت فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے اور موجودہ زمانہ کی ضروریات کے پیش نظر حضور نے یہاں تک فرمایا کہ:-

"ایمان کی کم از کم علامت یہ ہے کہ جماعت کا ہر شخص وصیت کرے"۔

لہٰذا ایسے احباب جماعت جن کو ابھی تک وصیت کرنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ ان کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

عہدیداران جماعت اور مبلغین صاحبان کو چاہیئے کہ حضور علیہ السلام کے رقم فرمودہ رسالہ "الوصیت" تمام دوستوں کو سنانے کا انتظام کریں تا کہ احباب جماعت پر نظام وصیت کی ضرورت اور اہمیت زیادہ واضح اور مستحضر ہو سکے۔

یہ امر بھی نظارت ہذا کے علم میں آیا ہے کہ بعض موصی احباب اپنے حصہ آمد کی ادائیگی میں پوری باقاعدگی اختیار نہیں کرتے اور متعدد دوست ایسے ہیں جن کے ذمہ حصہ آمد کی رقوم عرصہ سے بقایا میں چلی آ رہی ہیں۔ ایسے تمام احباب کی آگاہی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ ماہ تک چندہ وصیت ادا نہ کرنے والے کی وصیت منسوخ قرار دینے کا فیصلہ فرما چکے ہیں۔ لہٰذا تمام ایسے دوستوں کو تاکیداً توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے ذمہ کے بقایا جات کی ادائیگی کا فکر کریں اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ کیونکہ موجودہ مالی سال ۳۰ر اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران کو چاہیئے کہ وصولی بقایا کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو اپنے مالی فرائض کو کما حقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

رناظر بیت المال قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم امام حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ [illegible] ضلع [illegible] ہجرت وغیرہ نا گزر رہی ہے بعد ازاں [illegible] کی شکایت ہے۔ (۲) مکرم اختر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ [illegible] خود بھی گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں نیز موصوف کی اہلیہ بھی بیمار ہیں۔ (۳) مکرم سید عبد اللہ صاحب آنریری مبلغ علاقہ [illegible] مقیم [illegible] تکلیف [illegible] کی بنا پر بیٹھنے سے معذور ہیں۔ (۴) مکرم احمد [illegible] داماد مکرم [illegible] نائب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد، [illegible] عرصہ سے تکلیف میں ہیں حالت بہت نازک ہے۔ (۵) مکرم [illegible]

احمدیہ بکڈپو قادیان کی ملکیت کے متعلق ضروری اعلان

احمدیہ بکڈپو قادیان پہلے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت تھا لیکن ۱/۴/۷۳ سے صدر انجمن احمدیہ نے احمدیہ بکڈپو کا جملہ اسٹاک کتب مکرم عبد العظیم صاحب درویش تاجر کتب کے پاس فروخت کر دیا تھا۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا تاریخ سے مکرم عبد العظیم صاحب احمدیہ بک ڈپو کے مالک مختار و پروپرائٹر ہیں۔ اب صدر انجمن کے کسی صیغہ کا احمدیہ بکڈپو قادیان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق باقی نہیں رہا اور نہ انجمن کا کوئی صیغہ ان کے ساتھ لین دین کے کسی معاملہ میں کسی امر کا ذمہ دار ہے۔ لین دین کے تعلق میں براہ راست عبد العظیم صاحب تاجر کتب سے معاملہ طے کیا کریں اور آئندہ انجمن کے صیغہ جات کو اس بارہ میں نہ لکھا جایا کرے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۱۱ر اپریل۔ آج بھارت کی نئی مرکزی وزارت کے ممبروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا۔ اس میں پردھان منتری پنڈت نہرو سمیت ۱۷ وزیر اور ۶ راجیہ منتری شامل کئے گئے ہیں۔ کل ۱۰ر اپریل کو صبح ۹½ بجے راشٹرپتی بھون میں اپنے عہدوں کا حلف لیں گے۔ نئی وزارت میں پرانی وزارت کے ۱۱ وزیر شامل کئے گئے ہیں پانچ سابق راجیہ منتریوں کو ترقی دیکر وزیر بنایا گیا ہے۔ ان کے علاوہ مدراس کے وزیر خزانہ شری سبرامنیم بھی مرکزی وزارت میں شامل کئے گئے ہیں۔ اس طرح وزارت میں کل ۱۷ وزیر ہوں گے۔ نئی کیبنٹ کے وزیروں اور راجیہ منتریوں کے نام اور محکمے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت جواہر لال نہرو پردھان منتری آپ کے پاس بدستور امور خارجہ اور بدیشی حالات کے محکمے ہوں گے (۲) شری مرارجی ڈیسائی (خزانہ) (۳) شری جگجیون رام (ٹرانسپورٹ و رسل و رسائل) (۴) شری گلزاری لال نندہ (پلاننگ لیبر اور روزگار) (۵) شری لال بہادر شاستری (امور داخلہ) (۶) سردار سورن سنگھ (ریلوے) (۷) شری کے سی ریڈی (کامرس اور انڈسٹری) (۸) شری کرشنا مینن (ڈیفنس) (۹) شری ایس۔ کے پاٹل (خوراک و زراعت) (۱۰) حافظ محمد ابراہیم (آبپاشی و بجلی) (۱۱) شری اشوک کمار سین (قانون) (۱۲) شری کیشو دیو مالویہ (تیل اور معدنیات) (۱۳) شری گوپال ریڈی (اطلاعات اور براڈکاسٹنگ) (۱۴) شری سبرامنیم (فولاد اور بھاری صنعتیں) (۱۵) شری کے ایل شریمالی (تعلیم) (۱۶) شری ہمایوں کبیر (سائنٹیفک ریسرچ اور کلچرل) (۱۷) شری ستیہ نارائن سنہا (پارلیمنٹری امور)

راجیہ منتری۔ شری مہر چند کھنہ (تعمیرات مکانات اور سپلائی) آپ کے نیا دہ آباد کاری کا بچا کھچا کام بھی ان کے حوالہ ہوگا۔ (۲) شری مانو بھائی شاہ تجارت اور صنعت کی وزارت میں بین الاقوامی تجارت کا محکمہ۔ (۳) شری نتیہ نند قانونگو (تجارت اور صنعت کی وزارت میں صنعت کا محکمہ (۴) شری راج بہادر (تجارت و صنعت کی وزارت میں جہاز رانی کا محکمہ (۵) شری ایس کے ڈے (اجتماعی ترقی۔ پنچائتی راج امداد باہمی (۶) ڈاکٹر سوشیلا نائر (صحت۔ ایک اور راجیہ منتری بعد میں مقرر کیا جائے گا۔ انہیں لیبر اور روزگار کے محکمے دیئے جائیں گے۔ پرانی کیبنٹ کے ۱۲ وزیر تھے ان میں ۱۱ وزیر نئی کیبنٹ میں لئے گئے ہیں۔ ۱۲ ویں وزیر ڈاکٹر سبرائن (وزیر رسل و رسائل) کو مہاراشٹر کا گورنر بنایا گیا ہے۔ نئی وزارت کے ۱۲ راجیہ منتریوں میں سے ۵ پرانے راجیہ منتری ہیں۔ چھٹی راجیہ منتری ڈاکٹر سوشیلا نائر ہیں۔ وہ پہلی بار مرکزی وزارت میں لی گئی ہیں۔ ڈپٹی وزیروں کا اعلان بعد میں ہوگا نئی وزارت میں اس وقت تک صرف دو انتخاب لئے گئے ہیں۔ ایک شری سی سبرامنیم اور دوسرے ڈاکٹر سوشیلا نائر۔ موجودہ راجیہ منتریوں میں سے ڈاکٹر بی۔ وی کیسکر انتخابات میں شکست کھا چکے ہیں۔ تین دوسرے راجیہ منتری شری کریمارکر۔ ڈاکٹر جناب راؤ دیش مکھ اور شری بی این داتار کو نئی وزارت میں شامل نہیں کیا گیا۔ نئی وزارت کے آٹھ وزیروں شری مرارجی ڈیسائی۔ شری گلزاری لال نندہ۔ شری لال بہادر شاستری۔ شری کے سی ریڈی۔ شری کرشنا مینن۔ شری ایس کے پاٹل۔ حافظ محمد ابراہیم اور شری اشوک کمار سین کے محکموں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ سردار سورن سنگھ کو ریلوے منسٹر بنایا گیا ہے۔ اور موجودہ ریلوے منسٹر شری جگجیون رام کو ٹرانسپورٹ اور رسل و رسائل کے محکمے دیئے گئے ہیں۔ یہ دونوں محکمے ڈاکٹر سبرائن کے پاس تھے۔

چنڈی گڑھ ۹ر اپریل آج پنجاب اسمبلی میں سپیکر شری پربودھ چندر نے رولنگ دیا کہ اگرچہ آئین میں الفاظ وزیر کی تشریح نہیں کی گئی۔ تاہم اس میں راجیہ منتری اور ڈپٹی وزیر بھی شامل ہیں جو کہ چیف منسٹر کے مشورہ پر گورنر نے مقرر کئے ہیں انہیں وزیر ہی تصور کیا جانا چاہیئے۔ اکالی گروپ کے لیڈر سردار گورنام سنگھ نے پچھلے اجلاس میں جو یہ اعتراض اٹھایا تھا کہ راجیہ منتری نفع بخش عہدہ قبول کر کے ممبرشپ کے نااہل ہو گئے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے سپیکر نے کہا کہ اس دلیل میں کوئی وزن نہیں کہ راجیہ منتری اس ہاؤس سے اجنبی ہیں۔ سپیکر نے کہا کہ کچھ روز ہوئے

زنگاری گورو صاحب قادیان میں

قادیان ۷ر اپریل سکھوں کے نرنکاری فرقہ کے موہنا بابا اوتار سنگھ صاحب جی کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں ہے اپنے پروگرام کے مطابق جب قادیان آئے تو سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ ساکن قادیان کی خواہش پر جماعت احمدیہ کے بعض دوستوں نے بھی حاضر ہو کر گورو صاحب کا بھاشن سنا اس موقعہ پر آپ کو احمدیہ محلہ میں تشریف لانے کی بھی دعوت دی گئی جسے آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔ چنانچہ تین بجے بعد سہ پہر آپ اپنے چھ سات ساتھیوں سمیت کار پر تشریف لائے۔ احمدیہ چوک میں آپ کا استقبال کیا گیا اور محترم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و قائمقام ناظر امور عامہ نے آپ کو پہلے دفتر زیارت مقامات مقدسہ میں سے باکر جماعت سے متعارف کرایا۔ بعدہٗ آپ نے منارۃ المسیح اور مسجد اقصےٰ اور مسجد مبارک کی زیارت کرائی۔

مقامات مقدسہ کی زیارت سے فراغت کے بعد آپ کے اعزاز میں مہمان خانہ میں ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران اور جماعت کے دیگر سرکردہ احباب شریک ہوئے اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے گورو صاحب سے تبادلہ خیالات بھی کیا اور بڑے سلجھے ہوئے انداز اور دلنشیں پیرایہ میں نجات کے بارہ میں اسلامی نقطہ نگاہ پیش فرمایا اور بتایا کہ خدا تعالےٰ سے قرب کا شرف حاصل کر لینے والے بندہ کے لئے اُس کی طرف سے بعض خاص قسم کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جس سے ہر شخص اُس کے تعلق باللہ کا علم حاصل کر سکتا ہے مثلاً اُس بندہ الہیٰ کی دعائیں معجزانہ طور پر قبول کی جاتی ہیں اور اُسے غیر معمولی تائید و نصرت الہیٰ سے نوازا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسی نہج پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا واضح ثبوت اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کیا۔ اور بتایا کہ ہمارا اتحاد ہے کہ ... بہت سی

جو پہلے سردار گورنام سنگھ پرائیویٹ آف آرڈر اٹھایا تھا۔ اسکے بعد انہوں نے تحریری طور پر یہ لکھ کر دیا کہ ہاؤس کے بعض ممبروں نے راجیہ منتری کا عہدہ قبول کر لیا ہے وہ ہاؤس میں اجنبی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے سٹیٹ لیجسلیچر کی ممبری سے نااہلیت روکنے کے ایکٹ مجریہ ۱۹۵۲ء پر انحصار کیا ہے انکی دلیل ہے کہ اگر راجیہ منتری اس ایکٹ میں شامل کر لئے جاتے تو وہ آئین کی دھارا ۱۹۱ اور کے اطلاق سے بچ جاتے۔ میں اُن کے نظریہ سے اختلاف کرتا ہوں میری رائے ہے کہ متعلقہ

ایم۔ آر۔ اے اور جماعت احمدیہ

ایم۔ آر۔ اے مختلف یورپین ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ایک ڈیلیگیشن ہے جو ہندوستان بھی آیا تھا۔ اور اس نے صوبہ کیرالا کا دورہ بھی کیا تھا اس ڈیلیگیشن نے کیرالا کی مختلف اطراف میں جلسے کئے جس میں دنیا میں امن و امان قائم کرنے اور اسلحہ پر پابندی لگانے کے بارہ میں تقریریں کرتے رہے اس تعلق میں مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ کالیکٹ اطلاع دیتے ہیں کہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے احمدیہ جماعت کے وفد نے بھی ان سے ملاقات کی تھی جس کی تفصیل اخبار پردیپ کالیکٹ مورخہ ۹ر فروری ۶۲ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ ذیل میں ناظرین بدر کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

کالیکٹ ۳ر فروری۔ کیرالا کا دورہ کرنے والے ایم۔ آر۔ اے کے بعض نمائندوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کالیکٹ کے ایک وفد نے ملاقات کی۔ دوران گفتگو میں وفد نے دنیا میں امن و امان قائم کرنے کے بارہ میں جماعت احمدیہ کی کوششوں اور اس کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اور ایٹمی ہتھیاروں پر کنٹرول کرنے اور اسی طرح اسلحہ بندی کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے موقف کا ذکر کیا۔ اس وفد میں جناب ی۔ کے محمود۔ ایم عبد الرحیم اور کے پی عبد الرحیم شامل تھے۔ وفد نے ایم۔ آر۔ اے کے نمائندوں کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں شائع شدہ اسلامی لٹریچر تحفۃً دیا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

غیب کی خبروں کی اطلاع بخشنا ہے جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دیکھنے والے کیلئے تازہ ایمان اور پختہ یقین کا ذریعہ بنتی ہے

ایک گھنٹہ کے اس دلچسپ پروگرام کے بعد جناب گورو صاحب موصوف مع اپنے ساتھیوں کے جماعت احمدیہ اور اسکے مرکز کی خاص یاد لیکر واپس تشریف لیگئے خدا تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

ایکٹ میں راجیہ منتری کو شامل کرنا ضروری نہیں اگرچہ آئین کی تشریح نہیں کی گئی تاہم اس میں راجیہ

واذا الصحف نشرت

یعنی وہ کتابچہ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے آج تک شائع ہونے والی قریباً تمام کتب اور اُن کے مصنفین کے نام محفوظ کئے گئے ہیں نیز ان میں جو جو کتب قادیان سے مل سکتی ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے صرف آٹھ نئے پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں

المشتہر:۔ عبد العظیم پروپرائٹر احمدیہ بکڈپو قادیان